آیاتہا ۱۱ ﴿ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۱ ﴾ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

"(دل ہلا دینے والی) کڑک۔ یہ (زہرہ گداز) کڑک کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا ہے۔ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ پھر جس کے (نیکیوں کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔ تو وہ دل پسند عیش (ومسرت) میں ہوگا۔ اور جس کے (نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ ہاویہ کیا ہے؟ ایک دہکتی ہوئی آگ"۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ اَلْقَارِعَةُ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَلْقَارِعَةُ یوم قیامت کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے، فرمایا: يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ یہ وہی پروانے ہیں جنہیں تم آگ میں گرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ فرمایا: عھن سے مراد اون ہے۔ یعنی پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ فرمایا: عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ سے مراد جنت ہے۔ یعنی جس کے نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ جنت میں ہوگا۔ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ فرمایا: ہاویہ یہ جہنم ہے۔ یعنی جہنم ان کی پناہ گاہ، ان کا ٹھکانہ، ان کے لوٹنے کی جگہ اور اس کی مددگار اور دوست ہے۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ کا معنی ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ ہاویہ ہے۔(3)

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ تیرے اس قول کی طرح ہے: هَوَيَتْ اُمُّهٗ۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 340، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 42-341 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 342

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ ایک عربی کلمہ ہے جب کوئی آدمی کسی انتہائی تکلیف دہ امر میں مبتلا ہو جائے۔ تو وہ کہتے ہیں: ''ھَوَیَتْ اُمُّہٗ''

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ابوخالد رحمۃ اللہ علیہ والبی سے بیان کیا ہے کہ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ کا مفہوم ہے۔ ام راسبہ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ام راسہ جہنم میں ہاویہ ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جہنم میں اپنے سروں کے بل گریں گے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ الہاویہ جہنم ہے، یہی اس کا ٹھکانہ ہے اور یہی اس کی وہ پناہ گاہ ہے، جس کی طرف وہ لوٹے گا اور پناہ لے گا۔(2)

امام عبدالرزاق اور ابن جریر نے اشعث بن عبداللہ الاعمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جب بندۂ مومن مرتا ہے تو اس کی روح مومنین کی ارواح کے پاس لے جائی جاتی ہے تو وہ کہتی ہیں: تم اپنے بھائی کو راحت پہنچاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا کے غم اور اضطراب میں تھا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ وہ انہیں حالات سے آگاہ کرتا ہے اور کہتا ہے: وہ صالح اور نیک ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: وہ تو فوت ہو گیا ہے۔ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ (ارواح) جواب دیتے ہیں یقیناً اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔(3)

امام حاکم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مرتا ہے تو اس کی روح مومنین کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے۔ تو وہ اسے کہتی ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ اور جب وہ جواب دے کہ وہ تو مر گیا ہے۔ تو وہ کہتی ہیں اسے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور بہت بری رہائش گاہ ہے۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک مومن فوت ہوتا ہے تو اس سے مومنین کی ارواح ملتی ہیں۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں فلاں آدمی کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کی کیا حالت ہے؟ اور اگر وہ مر چکا ہو اور ان کے پاس نہ پہنچا ہو تو وہ کہتے ہیں اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور بری رہائش گاہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا بنا ہے، کیا اس نے شادی کی ہے؟ فلاں عورت کا کیا بنا، کیا اس نے شادی کی ہے؟ پھر آخر میں وہ کہتے ہیں اسے چھوڑ دو تا کہ یہ آرام کر لے۔ کیونکہ دنیا کے مصائب و آلام سے نکل کر آیا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندۂ مومن کی روح جب قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اسے ملتے ہیں جیسا کہ وہ اہل

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 342، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 454 (3685)، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 581 (3968)، دارالکتب العلمیہ بیروت

دنیا میں سے کسی کو مبارک باد دینے کے لیے ملتے ہیں اور کہتے ہیں اپنے ساتھی کا خیال رکھو تا کہ یہ راحت و آرام پالے۔ کیونکہ شدید مصائب و آلام میں مبتلا تھا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلاں آدمی کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کا کیا حال ہے؟ کیا اس نے شادی کی ہے؟ اور جب وہ کسی آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پہلے مر چکا ہوتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے کافی زمانہ گزر گیا وہ تو مجھ سے پہلے مر گیا تھا۔ تو وہ کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا۔ وہ کتنا برا ٹھکانا ہے اور کتنی بری رہائش گاہ ہے۔

امام ابن مبارک نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جب کسی بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اس سے ملتے ہیں جس طرح کہ وہ دنیا میں مبارک باد کے لیے ملتے ہیں اور اس کے پاس آتے ہیں۔ تا کہ اس کے احوال پوچھیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں: اپنے بھائی کا خیال رکھنا تا کہ یہ راحت وسکون پائے۔ کیونکہ یہ انتہائی کرب میں مبتلا تھا۔ پس وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: فلاں آدمی کا کیا حال تھا اور فلاں عورت کیسی تھی، کیا اس نے شادی کی ہے؟ سو جب وہ کسی ایسے آدمی کے بارے پوچھیں جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہو اور وہ انہیں اس کے بارے بتائے کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے، تو وہ کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ، اسے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا وہ برا ٹھکانا ہے اور کتنی بری رہائش گاہ ہے۔ پھر ان پر ان کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ جب وہ نیکیاں دیکھتے ہیں تو انتہائی مسرور اور خوش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تیرا اپنے بندے پر احسان ہے۔ پس اسے کامل بنانا اور قائم رکھنا۔ اور اگر کسی برائی اور گناہ کو دیکھیں تو کہتے ہیں اے اللہ! اپنے بندے پر رجوع فرما (اس کی طرف نظر رحمت فرما) ابن مبارک نے کہا ہے اسے سلام الطویل نے ثور سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے مرفوع قرار دیا ہے۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا مردے زندوں کی خبریں لاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ جس کا بھی کوئی دوست ہو وہ یقیناً اس کے اقارب اور رشتہ داروں کی خبریں لاتا ہے۔ پس اگر وہ اچھی اور خیر کی خبر ہو تو وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بری خبر ہو تو وہ اس کے سبب پریشان اور غمزدہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے بارے پوچھتے ہیں جو مر چکا ہوتا ہے۔ تو انہیں کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں یقیناً اسے اپنے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے الحلیہ میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بستی کے پاس سے گزرے جس کے باسی جن وانس، کیڑے مکوڑے، چوپائے اور پرندے سب مر چکے تھے۔ آپ وہاں ٹھہرے اور تھوڑی دیر اس کی طرف دیکھ کر غور وفکر کرتے رہے۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ سب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مرے ہیں۔ اگر یہ اس کے بغیر مرتے تو بالیقین انہیں علیحدہ علیحدہ موت آتی اور متفرق طور پر مرتے۔ پھر آپ نے انہیں آواز دی: اے بستی والو! تو جواب دینے والے جواب دیا: لبیک یا روح اللہ! آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کون سا جرم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بتوں کی عبادت اور دنیا کی محبت۔ آپ نے پوچھا: تمہاری طاغوت کی عبادت کیا

تھی؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی طاعت و پیروی آپ نے پھر پوچھا۔ تمہاری دنیا کی محبت کیا تھی؟ انہوں نے کہا جیسے بچے کی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ جب وہ آتی ہم خوش ہوتے اور جب پیٹھ پھیرتی تو ہم غم زدہ ہو جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ دور کی امیدیں رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت و پیروی سے منہ پھیرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف متوجہ تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے عافیت میں رات گزاری اور ہم نے صبح ہاویہ میں کی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاویہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ایک جیل اور قید خانہ ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ سجین (قید خانہ) کیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: دنیا کی طشتریوں کی طرح یہ آگ کا ایک انگارہ ہے جس میں ہم تمام کی ارواح رکھ دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے ساتھیوں کو کیا ہوا ہے، کیا وہ گفتگو نہیں کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ گفتگو کی قدرت نہیں رکھتے، انہیں آگ کی لگامیں پہنا دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو نے ان میں سے کس طرح باتیں کی ہیں؟ اس نے عرض کی: بلاشبہ میں ان میں تھا لیکن میں ان کی حالت پر نہیں تھا اور جب عذاب آیا تو وہ ان کے ساتھ مجھے بھی آ پہنچا۔ اور اب میں ایک بال کے ساتھ ہاویہ میں معلق ہوں۔ میں نہیں جانتا مجھے جہنم میں جکڑ دیا جائے گا یا میں نجات پا جاؤں گا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: حق کی قسم کھا کر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کی روٹی کھانے، خالص پانی پینے اور کتوں کے ساتھ کوڑے کے ڈھیروں پر سونے کے سبب بہت سے لوگ دنیا اور آخرت میں عافیت کے ساتھ ہیں۔(1)

امام ابو یعلی رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی آدمی تین دن تک مفقود رہتا (یعنی آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوتا) تو آپ اس کے بارے دریافت کرتے۔ پس اگر وہ غائب ہوتا، تو اس کے لیے دعا فرماتے۔ اگر وہ حاضر ہوتا تو اس سے ملاقات فرمائے۔ اور اگر وہ مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے۔ ایک دفعہ انصار میں سے ایک آدمی تین دن تک حاضر نہ ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے پوچھا: صحابہ کرام نے عرض کی: ہم نے اسے اس حال میں چھوڑا ہے کہ چوزے کی مثل ہو گیا ہے۔ وہ جو شے بھی منہ کے راستے سے کھاتا ہے وہ دبر کے راستے سے خارج ہو جاتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی عیادت کے لیے چلو۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس کی عیادت کے لیے چلے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں جو شے بھی منہ میں داخل کرتا ہوں وہ دبر سے نکل جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ تو میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے یہ سورت آخر تک پڑھی: اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ تو میں نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! جس گناہ پر مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے اس کی سزا مجھے دنیا میں پہلے دے دے۔

1۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 4، صفحہ 61، مطبعۃ السعادۃ مصر

پس اس وقت سے میری یہ حالت ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے بہت برا کیا۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ سے یہ نہیں سوال کیا کہ وہ تجھے دنیا اور آخرت دونوں میں نیکی اور بھلائی عطا فرمائے اور تجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم فرمایا: تو اس نے اس طرح دعا مانگی اور آپ ﷺ نے بھی اس کے لیے دعا فرمائی۔ تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ گویا کہ وہ بیڑیوں سے آزاد ہو گیا ہو۔(1)

1۔ مسند ابو یعلی، جلد 3، صفحہ 217 (3416)، دار الکتب العلمیہ بیروت